سوال

(503) کریڈٹ کارڈ کا استعمال

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں ابوظبی میں ایک کمپنی میں کام کرتا ہوں اوریہاں کے بنک اچھی ملازمت کرنے والوں کو کریڈٹ کارڈ دیتے ہیں جن کی سالانہ فیس ہوتی ہے اور بعض بالکل مفت بھی- کریڈٹ کارڈ میں موجودرقم بنک کی ہوتی ہے اور کارڈہولڈر کی اس رقم میں کوئی حق نہیں ہوتا- بس ہولڈراس کارڈ کوخریداری کے لئے استعمال کرسکتا ہے اور بنک کسی بھی وقت اس کارڈ کو کینسل کرسکتا ہے لیکن اکثر کینسل کرتا نہیں- بہرحال بنک کی طرف سے کارڈہولڈر کو یہ پیشکش ہوتی ہے کہ اس کارڈ کے ذریعے خریداری کرلو- اور تقریباً ایک ماہ سے لے کر چالیس دن تک وقت دیا جاتا ہے کہ اس مدت کے اندر لگایا ہوارقم واپس کرلو تو اس استعمال پر کوئی سود یا منافع نہیں ہوگا- البتہ اگراس دی ہوئی مدت میں استعمال شدہ رقم واپس نہیں کردی گئی تو پھر اس ساری استعمال شدہ رقم پر سودلگائی جاتی ہے- لیکن اگر کوئی وقت پر اداکریں تو کچھ اضافی چارج یا سود نہیں ہوتی - ابھی سوال یہ ہے کہ کیا ہم مسلمان اس قسم کے کارڈرکھ سکتے ہیں- ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

کسی بھی معاملہ کے حلال وحرام ہونے کا مدار درحقیقت وہ معاہدہ ہوتا ہے جوفریقین کے درمیان طے پاتا ہے، کریڈٹ کارڈلینے والا کریڈٹ کارڈجاری کرنے والے اداروں کے ساتھ معاہدہ کرتا ہے کہ اگر مقررہ مدت میں لی جانے والی رقم کی واپسی نہ کرسکا تو ایک متعین شرح کے ساتھ جرمانہ کے نام سے سوداداکروں گا۔ جس طرح سود کا لینا دینا حرام ہے اسی طرح اس کا معاہدہ کرنا بھی شرعاًناجائزاور حرام ہے۔

اس بنیاد پر بالفرض اگر کریڈٹ کارڈلینے والالی گئی رقم مقررہ مدت میں واپس بھی کردے تو معاہدہ کے سودی ہونے کی وجہ سے اصولی طور پر کریڈٹ کارڈ کا استعمال ناجائز ہے، اوراگر مقررہ مدت کے بعد سود کے ساتھ رقم واپس کرتا ہے تو اس کے ناجائز ہونے میں کسی قسم کا شبہ نہیں ہے، اس لیے ادائیگی کی صورت کوئی بھی ہو اس سے قطع نظر نفسِ معاہدہ کے سودی ہونے کی وجہ سے کریڈٹ کارڈ بنوانا ہی ناجائز ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاۃ جلد 1